URGENT APPEAL GENERAL URGENT APPEAL GENERAL URGENT

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن --- ارجنٹ اپیل پروگرام

ارجنٹ اپیل

7 نومبر 2007ء

یو جی-008-2007 : ایمرجنسی کو چیلنج کرنے والے ججوں، وکلاء اور سیاسی کارکنوں پر سرکاری سرپرستی میں حملے

پاکستان: ہنگامی حالت؛ غیر قانونی گرفتاریاں اور نظر بندی: بنیادی حقوق کی پامالی: قانون کی حکمرانی کو کوئی وجود نہیں رہا

عزیز دوستو،

ان اطلاعات کے علاوہ جو ذرائع ابلاغ سے مل رہی ہیں ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کو ایسے ججوں، وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو درپیش مشکلات کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہو رہی ہیں جنہیں 3 نومبر 2007ء کو ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد گرفتار یا گھروں میں نظر بند کیا گیا ہے۔ جج صاحبان اور وکلاء ہنگامی حالت کے نفاذ کو چیلنج کرنے کیلئے ہر قسم کے ذرائع سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں۔ جج صاحبان پر جنہوں نے صدر پرویز مشرف کی جانب سے نافذ کئے گئے عبوری آئین کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا زبردست دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔

جج صاحبان کے گھر مقفل کر دیئے گئے ؛ بیمار بچے علاج کی سہولت سے محروم

اعلیٰ عدالتوں کے 46 جج صاحبان جن میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار چوہدری بھی شامل ہیں بدستور گھروں میں نظر بند ہیں۔ سیکورٹی فورسز نے ان کے گھروں کو مقفل کر دیا ہے۔ چیف جسٹس چوہدری اپنے شدید علیل بیٹے کیلئے دوائیں تک نہیں خرید سکتے۔ ڈاکٹروں نے باقاعدگی سے یہ ادویات استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے لیکن سیکورٹی فورسز کے اہلکار جو ان کی رہائش گاہ پر تعینات ہیں انہیں گھر سے نکلنے سے روک رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کو بھی بیمار کو دیکھنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ گھر کے دروازے اندر اور باہر دونوں طرف سے مقفل کر دیئے گئے ہیں۔

ایک اور جج سردار رضا خان کو بھی اپنے شدید علیل بیٹے کا علاج کرانے سے روک دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے جج رانا بھگوان داس کو جو دل کے عارضے میں مبتلا ہیں گھر سے باہر نکل کر چہل قدمی کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ رانا بھگوان داس کے 2 سالہ پوتے کو بھی جو ان کے ساتھ رہتا ہے گھر سے نکلنے سے روکا جا رہا ہے۔

صوبہ سندھ کے جسٹس صبیح الدین احمد نے جب عبوری آئینی حکم کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کیا تو ان کے بیٹے کو بری طرح پیٹا گیا اور گرفتار کر لیا گیا۔ پاکستان بار کونسل اور دیگر بار ایسوسی ایشنوں کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سپریم کورٹ اور مختلف صوبوں کی عدالتوں کے ایسے جج صاحبان کو جنہوں نے عبوری آئینی حکم کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تھا فوجی حکومت کی جانب سے شدید دباؤ

ڈالا جارہا ہے۔بعض جج صاحبان کے گھروں کو پانی کی فراہمی بھی معطل کردی گئی ہے۔

جج صاحبان کے ایسے بچوں کو جو وکالت کے پیشے سے تعلق رکھتے ہیں خاص طور پر گرفتار کیا جارہا ہے تاکہ جج صاحبان پر عبوری آئین کے تحت حلف اٹھانے کیلئے دباؤ ڈالا جاسکے۔ججوں کو خود اپنی عدالتوں میں داخل ہونے سے بھی روک دیا گیا ہے۔

سینکڑوں وکیلوں پر حملے اور گرفتاریاں

سیکورٹی فورسز نے 5 نومبر کو ملک کے مختلف علاقوں میں مظاہرہ کرنے والے وکلاء کے خلاف بے رحمانہ طاقت اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔سندھ کے شہر کراچی میں 650 وکیلوں کو گرفتار کیا گیا۔بلوچستان میں کوئٹہ سمیت مختلف شہروں سے 250 وکیل گرفتار کئے گئے۔صوبہ سرحد میں پشاور سمیت مختلف شہروں سے 300 وکیل گرفتار ہوئے۔پنجاب میں خاتون وکلاء کو حتیٰ کہ بیت الخلاء میں نظر بند رکھا جارہا ہے۔مختلف جیلوں میں بھی وکلاء کو انتہائی خراب حالات میں رکھا جارہا ہے اور انہیں اپنے اہل خانہ سے ملاقات کی اجازت تک نہیں دی جارہی۔

انسانی حقوق کے محافظوں اور صحافیوں کی گرفتاریاں

انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کی سربراہ عاصمہ جہانگیر کو ہنگامی حالت کے اعلان کے بعد گھر میں نظر بند کردیا گیا۔عاصمہ جہانگیر اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ برائے مذاہب اور عقائد بھی ہیں۔انہیں تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت تین ماہ کیلئے نظر بند کیا گیا ہے۔اطلاعات کے مطابق سیکورٹی فورس کے اہلکاران کے گھر آئے اور اسے گھیرے میں لینے کے بعد ان سے کہا گیا کہ وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتیں۔عاصمہ جہانگیر کی گرفتاری کے سبب انسانی حقوق کمیشن آزادانہ طور پر کام کرنے کے حق سے محروم ہوگیا جس کے نتیجے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے متاثرہ افراد کی دادرسی نہیں کی جاسکتی۔حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیکورٹی فورسز کو اس بات کی یقین دہانی کرادی گئی ہے کہ وہ جس قدر چاہیں ظالمانہ کارروائیاں کریں انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا کیونکہ ملک میں ہنگامی حالت نافذ ہے۔

15 سے زیادہ صحافیوں کو اس لئے گرفتار کرلیا گیا کہ وہ مختلف واقعات کی کوریج کررہے تھے،ان میں سے تین کو سیکورٹی فورس کے اہلکاروں نے اس بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا کہ وہ زخمی ہوگئے۔صحافیوں کی گرفتاری کا واضح مقصد اطلاعات کی ترسیل کو روکنا ہے۔اس صورتحال کے باعث ایسی اطلاعات کا حصول بہت مشکل ہوگیا ہے جن سے اس بات کی عکاسی ہوسکے کہ ان دنوں پاکستانی عوام کی اصل حالت کیسی ہے۔

خبری اہمیت کے حامل واقعات کی اطلاعات صرف ایسے ذرائع ابلاغ سے مل رہی ہیں جو سرکاری کنٹرول میں چل رہے ہیں۔نجی اور آزاد ذرائع ابلاغ کے اداروں کو اس طرح نشریات سے روک دیا گیا ہے جیسے وہ پہلے پیش کرتے تھے۔کئی ٹیلیویژن اور ریڈیو اسٹیشنوں کی آزادانہ نشریات بند کردی گئی ہیں۔اخبارات پر سنسر شپ کے سبب صدر مشرف اور ان کی حکومت کے خلاف خبروں اور تصاویر کی اشاعت بھی بند ہوگئی ہے۔

مزید اطلاعات

صدر مشرف نے 3 نومبر کو **ملک** میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کی آڑ میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا تھا۔ صدر مشرف نے جو پاکستانی آرمی کے چیف ہیں آئین اور بنیادی حقوق کو بھی معطل کر دیا ہے۔

ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کے فوری بعد فوج نے سپریم کورٹ آف پاکستان کی عمارت کو اپنی تحویل میں لے لیا اور 75 جج صاحبان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہنگامی حالت کے نفاذ کا پہلا شکار انتہا پسند نہیں بلکہ جج صاحبان، وکلاء اور ذرائع ابلاغ بنے۔ جج صاحبان اور وکیل حضرات صدر مشرف کی حکومت اور عدلیہ کو نقصان پہنچانے والے اقدامات کو چیلنج کرنے کی بنا پر کچھ عرصے سے فوجی حکومت کا نشانہ بن رہے ہیں۔

برائے مہربانی اے ایچ آر سی کے حسب ذیل سابقہ بیانات کا بھی ملاحظہ فرمائیے:

AS-223-2007: AHRC gravely concerned about the safety of lawyers and journalists

AS-171-2007: Historic verdict reinstates chief justice, challenges dictatorship

AS-167-2007: AHRC condemns the attack at the venue of the meeting at which the Chief Justice was to speak and calls for an inquiry into the incident

AS-122-2007: AHRC condemns arrests of campaigners in support of the Chief Justice in Punjab

تجویز کردہ اقدام:

برائے مہربانی حکام کو خطوط ارسال کر کے ایسے تمام ججوں، وکلاء، سیاسی کارکنوں اور دیگر افراد کی فوری طور پر غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیجئے جنہیں ایمرجنسی کے تحت گرفتار یا گھروں میں نظر بند کیا گیا ہے۔ حکام پر بیمار افراد کو باقاعدگی سے ادویات کی فراہمی یقینی بنانے اور نظر بندوں کو اپنے اہل خانہ سے ملاقات کی اجازت دینے کیلئے بھی زور دیجئے۔ برائے مہربانی جج صاحبان، وکلاء اور سیاسی کارکنوں پر حملوں پر تشویش کا اظہار کیجئے اور ایمرجنسی ختم کرنے پر بھی زور دیجئے۔

خط کا نمونہ

جناب عالی

پاکستان : ایمرجنسی کو چیلنج کرنے والے ججوں، وکلاء اور سیاسی کارکنوں پر سرکاری سرپرستی میں حملے

میں یہ خط جج صاحبان، وکلاء اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو درپیش مشکلات پر اظہار تشویش کیلئے تحریر کر رہا ہوں جنہیں 3 نومبر کو ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد گھروں میں نظر بند یا گرفتار کر لیا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پاکستان کے حالات سے بخوبی آگاہ ہوں گے۔ میں خاص طور پر آپ کی توجہ **ملک** بھر میں غیر قانونی طور پر گرفتار یا گھروں میں نظر بند کئے گئے 46 ججوں اور 3500 وکلاء کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ گرفتار کئے جانے والوں میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار چوہدری بھی شامل ہیں۔ گرفتار شدہ بعض جج صاحبان اور ان

کے بچے علیل ہیں اور انہیں باقاعدگی سے ادویات کی ضرورت ہے لیکن انہیں علاج کی سہولت سے محروم کردیا گیا ہے۔انہیں اپنے معالجوں سے رابطے کی اجازت نہیں دی جارہی اور بعض ججوں کے گھروں کو پانی کی فراہمی تک بند کردی گئی ہے۔

یہ بات بھی آپ کے علم میں ہوگی کہ ملک بھر میں مختلف مقامات پر ایمرجنسی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے سینکڑوں وکلاء کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔انہیں سرعام بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور ان کے خلاف آنسو گیس بھی استعمال کی گئی جبکہ بعض خاتون وکلاء کو تھانوں کے بیت الخلا میں حراست میں رکھا جارہا ہے۔ان تمام لوگوں کو بھی اپنے اہل خانہ اور عزیزوں سے ملاقات کے حق سے محروم کردیا گیا ہے۔

یہ افسوسناک بات ہے کہ سیکورٹی فورسز انتہاپسندوں اور دہشت گردوں کے بجائے جن کی بنیاد پر ایمرجنسی نافذ کی گئی تھی جج صاحبان، وکلاء اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو نشانہ بنارہی ہیں۔اس صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ فوجی حکومت ملک میں عدلیہ کی آزادی اور قانون کی حکمرانی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے۔حکومت آئین کی معطلی اور عدالتی وسویلین اداروں پر حملے کرکے ملک کو قانون شکنی کی طرف دھکیل رہی ہے۔

انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان اب آزادانہ طور پر کام نہیں کررہا اور حکومت کی جانب سے قائم کئے گئے اداروں نے بھی آزادی سے کام کرنا بند کردیا ہے اس لئے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے شکار افراد کے پاس دادرسی کا کوئی ذریعہ نہیں رہا ہے۔مجھے خدشہ ہے کہ گرفتار شدگان کو جن میں وکلاء بھی شامل ہیں تشدد اور مزید بدسلوکی کا نشانہ بنایا جائے گا۔

شہریوں کو بنیادی حقوق سے محروم کرنا خصوصاً غیر قانونی گرفتاری اور نظر بندی اور علاج کی سہولت سے محروم کرکے زندگی کے حق کو خطرات سے دوچار کرنا مکمل طور پر ناقابل قبول ہے۔میں مطالبہ کرتا ہوں کہ تمام گرفتار جج صاحبان، وکلاء، سیاسی کارکنوں اور گرفتار و نظر بند کئے گئے دیگر افراد کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور جب تک رہا نہیں کیا جاتا انہیں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ایمرجنسی کو بلاتاخیر ختم کیا جائے تاکہ سویلین ادارے معمول کے مطابق کام کرسکیں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ ان معاملات میں میری تشویش دور کرنے کیلئے مناسب اقدامات کریں گے۔

آپ کا مخلص

برائے مہربانی اپنے خطوط حسب ذیل شخصیات کو ارسال کیجئے

1. Mr. Ban Ki-Moon

Secretary General

Office of the Spokesman for the Secretary General

United Nations

S-378 New York

NY 10017

USA

Tel: +1 212 963 5012

Fax: +1 212 963 7055 or 2155 (ATTN: SECRETARY GENERAL)

E-mail: ecu@un.org

2. Ms. Louise Arbour

High Commissioner

UN High Commission on Human Rights

OHCHR-UNOG

8-14 Avenue de la Paix

1211 Geneva 10

SWITZERLAND

Fax: +41 22 917-9006 (ATTN: HIGH COMMISSIONER)

3. Mr. Doru Romulus Costea

President

UN Human Rights Council

c/o OHCHR-UNOG

8-14 Avenue de la Paix

1211 Geneva 10

SWITZERLAND

Fax: +41 22 917 9012 (ATTN: PRESIDENT HUMAN RIGHTS COUNCIL)

E-mail: hrc@ohchr.org

4. Ms. Leila Zerrougui

Chairperson

Working Group on arbitrary detention

OHCHR-UNOG

1211 Geneva 10

SWITZERLAND

Fax: +41 22 917 9006 (ATTENTION: WORKING GROUP ARBITRARY DETENTION)

5. Ms. Hina Jilani

Special Representative of the Secretary General for human rights defenders

Room 1-040

C/o OHCHR-UNOG

1211 Geneva 10

SWITZERLAND

Tel: +41 22 917 93 88

Fax: +41 22 917 9006 (ATTN: SPECIAL REPRESENTATIVE HUMAN RIGHTS DEFENDERS)

6. Mr. Ambeyi Ligabo

Special Rapporteur on the right to freedom of opinion and expression

c/o J Deriviero

OHCHR-UNOG

8-14 Avenue de la Paix

1211 Geneva 10

SWITZERLAND

Tel: +41 22 917 9177

Fax: +41 22 917 9006 (ATTN: SPECIAL RAPPORTEUR FREEDOM OF EXPRESSION)

7. Homayoun Alizadeh

Regional Representative

OHCHR Regional Office for Southeast Asia

Room 601, Block A, 6th Floor

UN Building

Rajdamnern Nok Avenue

Bangkok, 10200

THAILAND

Tel: + 662 288 1496/ 1235

Fax: +662 288 3009

E-mail: ohchr.bangkok@un.org

Thank you.

Urgent Appeals Programme

Asian Human Rights Commission (ua@ahrchk.org)

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367